بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم : جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۳ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ - ۲۷ ظہور ۱۳۴۹ ہش - ۲۷ اگست ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۹۷

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۶ ظہور - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے موصولہ آخری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں ؎

● حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ کی طبیعت ایک عرصہ سے مختلف عوارض کی بناء پر ناساز چلی آتی ہے اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

مشرقی پاکستان کے احمدی احباب بخیریت ہیں

مکرم جناب مولوی محمد صاحب صوبائی امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے جملہ احمدی بھائی سیلاب کی تباہ کاری سے محفوظ رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

قارئین سے تمام مصیبت زدگان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

ناظمین اضلاع انصار اللہ سے تین سوال

ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ ان تین سوالوں کے جواب جلد ارسال فرمائیں :-

۱ - کیا آپ کے حلقہ کی تمام مجالس کے بالشرح بجٹ مرکز میں پہنچ چکے ہیں۔ اگر کسی مجلس کا بجٹ رہ گیا ہو تو آپ کب تک بھجوائیں گے۔

ب - کیا آپ کے حلقہ کی تمام مجالس تدریجی بجٹ کے مطابق چندہ کی رقوم مرکز میں بھجوا چکی ہیں۔ اگر کسی جگہ کمی رہ گئی ہے تو آپ اسے کب تک پورا کروا دیں گے۔

ج - کیا آپ کے حلقہ کی جملہ مجالس کو اس بات کا علم ہے کہ ان کا چندہ سالانہ اجتماع و اشاعت لٹریچر ۳۰ تبوک (۳۰ ستمبر) تک سو فیصدی مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۷۰ء بروز اتوار ملاقات نہ ہو گی۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُوب یاد رکھو کہ مومن کو دُنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے

ہمیشہ اِس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جائے

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اسکی مصروفیت اس قدر دُنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں ہوتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دُنیا کا ہو جاوے۔ فلاں زمین مل جائے۔ فلاں مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہیئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دُنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کو اس نے مقدّم نہیں رکھا ہوا۔ ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے ورنہ خدا کی قبولیّت کے لائق ہرگز نہ ٹھہرے گا۔ دُنیا کا ایک بُت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہو گا کہ طرح طرح کی نمائش اس نے دُنیا کے لئے بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں شیخ سعدیؒ نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؏

مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار

اِسوقت جس قدر لوگ کھڑے ہیں (ان میں سے) کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک مَیں ضرور زندہ رہوں گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے تو ابھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو کہ مومن کو دُنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے ہمیشہ اِس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم کریم ہے اور اس کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ تم دکھ پاؤ لیکن یہ خوب یاد رکھو کہ جو اس سے عمداً دُوری اختیار کرتا ہے اس پر اس کا قہر ضرور ہوتا ہے۔ عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے۔ نوحؑ کے زمانہ کو دیکھو اور لُوطؑ کے زمانہ کو دیکھو۔ موسیٰؑ کے زمانہ کو دیکھو اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو دیکھو کہ اُس وقت جن لوگوں نے عمداً خدا تعالیٰ سے بُعد اختیار کیا ان کا کیا حال ہوا۔ ان لمبی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے ؎"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۶، ۲۸۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ ظہور ۱۳۴۹ ہش

ہفتہ تحریکِ جدید

حدی را تیز تر میخواں چوں محمل را گراں بینی

یکم ستمبر سے ہفتہ تحریکِ جدید منانے کا اعلان دوستوں کی نظر سے گزر چکا ہے اور ہمیں توقع ہے کہ محکمہ نے چٹھیوں اور دوسرے ذرائع سے بھی عہدہ داران کو یہ ہفتہ کامیابی سے منانے کی ہدایات ارسال کی ہوں گی۔ ہفتے منانے کا رواج ایک مدت سے چلا آتا ہے۔ دراصل اس سے غرض قوم میں بیداری کی رُوح پیدا کرنا ہوتا ہے۔ انسان سُستی اور کسل کا اکثر شکار ہو جاتا ہے اس لئے اس کو بار بار جھنجھوڑنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس طرح میدان میں دریا۔ ندی نالے سُست رفتار ہو جاتے ہیں اور قدرتی آبشار یا مصنوعی سائفن ان کو تیز رفتار کرتے ہیں اسی طرح ہفتے بھی منائے جاتے ہیں۔

روحانی زندگی میں بھی یہ طریقہ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ عام طور پر تہجد کی نماز دعا کی تحریک کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے تاہم جمعہ کی نماز تو بعینہٖ ہفتہ میں ہفتہ کا دن منانے کی شکل رکھتا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں عام نماز قائم کرنے کی تلقین بار بار آتی ہے وہاں جمعہ کی نماز کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے ہفتہ میں ایک دن خاص طور پر عبادت کرنے کے لئے مخصوص کیا ہے۔ پھر عیدین ہیں اور حج ہے یہ بھی دراصل عبادت کی رُوح کو بیدار کرنے کے ذرائع ہیں جو اللہ تعالےٰ نے (جو انسانی فطرت کا خالق ہے) انسان کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سلسلہ انبیاء علیہم السلام بھی اسی اصول کے مطابق جاری ہوُا ہے اور ان کے خلفاء جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے مقرر ہوتے ہیں وہ بھی اسی اصول تجدید و احیاء کے مطابق ہوتے ہیں۔ حدیث مجددین کا بھی مطلب ہے کہ جب مسلمانوں میں دین کمزور ہو جائے اسکو تیز رفتار کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ ایسے انسان مبعوث کرتا ہے جو ایک بار

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

کا سبق پڑھاتے ہیں۔

اِس لئے ہفتہ منانا کوئی بدعت نہیں ہے بلکہ عین منشاء الٰہیہ کے مطابق قوم کو بیدار کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اور غور کیا جائے کہ جماعتِ احمدیہ کے بعض محکمے جو ہفتے مناتے ہیں ان سے اس اصولی فائدہ کے علاوہ عارضی فائدہ جو اصولی فائدہ ہی کی ایک شاخ ہے یہ ہے کہ اس ہفتہ میں قوم سال بھر کی سُستی کو الوداع کہہ کر جو کمیاں از قسم اخلاقی اور مالی قربانیوں میں اس سے رہ گئی تھیں وہ پوری کر لی جاتی ہیں۔

جلسے اجتماعات اور تربیتی ایّام اسی لئے ہوتے ہیں کہ انسان اپنی کمیاں پوری کر لے۔ اِس لئے ہمیں یقین ہے کہ تحریکِ جدید جو یکم ستمبر سے ہفتہ تحریکِ جدید منا رہی ہے اس کو کامیاب بنانے کے لئے نہ صرف عہدہ دار بلکہ جماعت کا ہر فرد خلوص دلی سے کام کرے گا اور ہفتہ کو ایک یادگار ہفتہ بنا کے رکھ دے گا۔

اس امر کا بھی خیال رہے کہ اگرچہ چندہ کی کمی پوری کرنا اس ہفتہ کی خصوصیت سمجھنی چاہیئے لیکن ہفتہ کو واقعی ہفتہ تحریکِ جدید بنانا چاہیئے اور سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریکِ جدید کے جو مطالبات پیش کئے ہیں ان پر خاص طور پر زور دینا چاہیئے۔ اس ضمن میں ایک امر جس کی طرف ہم خاص طور پر توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ نوجوانوں خاص طور پر بڑے شہروں میں رہنے والے احمدی نوجوانوں میں بھی صحبت کی وجہ سے سینمابینی کا رواج ہوتا جا رہا ہے۔ جائز حدود کے اندر رہ کر ہر قسم کی فلم ناجائز نہیں ہے۔ سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی وضاحت بھی اپنے خطبات میں کر دی ہوئی ہے۔ لیکن موجودہ تفریح قسم کی فلمیں سخت اخلاق سوز ہیں اور احمدی نوجوانوں کو ان کے بد اثر سے محفوظ رکھنے کا یہی طریقہ ہے کہ اس کو تحریکِ جدید کے ہفتہ میں خاص طور پر ممنوع قرار دیا جاوے اور سینمابینی کو ایک ایسی جماعت کے لئے خاص طور پر زہر قاتل ثابت کیا جاوے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ تجدید و احیائے اسلام کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے۔

موجودہ فلمیں جو سینماؤں میں دکھائی جاتی ہیں سوا شیطنت سکھانے کے اَور کچھ نہیں سکھاتیں۔ دُنیا میں جتنے گھناؤنے جرائم آج ہو رہے ہیں ان میں سے ۹۹ فیصد کی ذمہ داری سینما پر عاید ہوتی ہے۔ خود یورپین اقوام اس کے نتائج سے لرز اُٹھی ہیں اِس لئے ایک احمدی نوجوان کے لئے سینما دیکھنا ایسا ہی ہے جیسا نعوذ باللہ دوسرے گناہ کبیرہ کی حیثیت ہے ٭

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ کا ارشادِ گرامی

"ربوہ سے احمدی بچّوں کے لئے ایک رسالہ "تشحیذ الاذہان" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ دراصل یہ رسالہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جاری کیا تھا۔ پھر عرصہ تک یہ بند رہا اب یہ بچّوں کے لئے شائع ہوتا ہے اور بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ بچّوں کے لئے بڑا ہی مفید ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے گھروں میں بچّے اسے بڑی دلچسپی اور شوق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ مَیں اسے بکثرت خریدنے کی تحریک کرتا ہوں۔ اگر دوست اپنے بچّوں کے نام یہ رسالہ جاری کرائیں تو انشاء اللہ تعالےٰ ان کی اخلاقی اور دینی تربیت اور ترقی کے لئے یہ بہت مفید ثابت ہوگا۔"

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قوموں کی اصلاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

روزنامہ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالیئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے ٭

(مینجر الفضل ربوہ)

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحبؓ شاہجہانپوری کی یادیں

(از محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور)

نام۔ مختار احمد۔ تخلص مختار۔ والد کا نام حافظ سید علی میاں صاحب۔ قد درمیانہ سے نکلتا ہوا۔ داڑھی گھنی اور باریب۔ چہرہ پُروقار اور مطمئن۔ رومی ٹوپی اوڑھتے اور اچکن اور پاجامہ پہنتے۔ قرآن کریم نرم آواز میں مخارج کی پابندی سے پڑھتے لیکن تقریر کرتے وقت آپ کی آواز میں ایک گرج اور کڑک ہوتی تھی۔ شاہجہانپور کے ایک مشہور عالی خاندان کے فرد تھے اور یہ خاندان معظم اور مکرم تھا۔

خاکسار کا تعلق حافظ صاحب مرحوم سے ۱۹۲۵ء سے اُن کی وفات تک گہری دوستی اور دلی محبت کا مسلسل رہا۔ اس لئے میں نے انہیں بہت قریب سے دیکھا ہے۔ ۱۹۲۵ء میں مقدمہ مسجد شاہجہانپور کی پیروی کیلئے صدر انجمن احمدیہ نے مجھے مامور کیا اور تب سے ہم دونوں میں ایسا توحد اور تودد پیدا ہوا کہ باید و شاید۔ اور اس کی وجہ حافظ صاحبؓ کی مہربانی اور دوست نوازی تھی۔

حافظ صاحبؓ فنِ شعر میں کامل اور زبان کے بادشاہ تھے۔ فنِ شعر میں امیر مینائی لکھنوی کے شاگرد تھے اور ہمیشہ استاد کا نام بڑے احترام سے لیتے تھے۔ مَیں نے ہمیشہ اُن کی زبان پر استاد کے لئے "جنابِ امیر" کے الفاظ سُنے۔ ہمارے طلباء کے لئے استادوں کا ادب کرنے میں حافظ صاحبؓ کا یہ طریق قابلِ تقلید ہے۔

جنابِ امیر کو عام لوگ محض ایک شاعر سمجھتے ہیں لیکن وہ ایک صاحبِ ارشاد بزرگ تھے۔ بہت بڑے عالم اور فنِ لغت میں ماہر۔ اور حافظ صاحبؓ بھی فنِ لغت میں اپنے استاد کی طرح بڑی دستگاہ رکھتے تھے۔ اور الفاظ کے استعمال میں بڑے محتاط تھے اور ہر لفظ کی کنہ پر نظر رکھتے تھے اور جب تک شعر کی نوک پلک درست نہ ہو جائے اس پر مطمئن نہ ہوتے تھے۔ بعض دفعہ خاکسار سے کسی لفظ کے محلِ استعمال کے متعلق دریافت فرماتے مجھے کوئی شعر یاد ہوتا تو مثال کے طور پر پیش کر دیتا اور آپ خوش ہوتے۔

حضرت میاں محمد خان صاحبؓ کپورتھلوی کے ایک قریبی رشتہ دار شاہجہانپور میں حافظ صاحبؓ کے پڑوسی تھے۔ اُن کا نام رسالدار میجر عبدالکریم خان تھا اور وہ وائسرائے کے باڈی گارڈ کے افسر تھے۔ حضرت میاں محمد خان صاحبؓ نے براہین احمدیہ میجر عبدالکریم صاحب کو دی اور انہوں نے کتاب حافظ سید علی میاں صاحب کو دیدی۔ نتیجہ یہ تھا کہ میجر صاحب تو احمدی نہیں ہوئے لیکن حافظ سید علی میاں صاحب جیسا عالم براہین احمدیہ سے حد درجہ متاثر ہوا اور انہوں نے اور حافظ سید مختار احمد صاحب نے بیعت کر لی۔ یہ ۱۸۹۲ء کے قریب کا واقعہ ہے۔

بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جس شخص کو کتاب دی جائے وہ تو اُس سے فائدہ نہیں اُٹھاتا اور یہ سعادت کسی اور شخص کی قسمت میں ہوتی ہے۔ تبلیغ کرنے والے کو یہ امر بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض موقعوں پر فرمایا کہ سُننے والا حاضر شخص غیر حاضر شخص کو بات پہنچا دے کیونکہ ممکن ہے کہ غیر حاضر شخص زیادہ فائدہ اُٹھائے۔

یہی اصول کپورتھلہ کی جماعت میں کارگر ہوا اور یہی سعادت حافظ صاحب اور ان کے والد صاحبؓ کو نصیب ہوئی۔ مخالفت ہوئی اور حافظ سید علی میاں صاحبؓ نے مباحثے اور مناظرے بھی کئے۔ رفتہ رفتہ شاہجہانپور میں ایک نہایت مخلص اور فدائی جماعت احمدیہ قائم ہوگئی۔ مَیں نے دیکھا کہ شاہجہانپور کی جماعت کا ہر فرد سلسلہ احمدیہ کے جاں نثاروں میں داخل ہے اور حافظ صاحب کا ادب اور تعظیم باپ کی طرح جماعت کے احباب بجالاتے تھے۔ حاجی عبدالقدیر صاحب مرحوم شاہجہانپوری بڑے تاجر اور ذی ہوش انسان تھے وہ حافظ کو اپنا حقیقی بڑا بھائی سمجھتے تھے اور حاجی عبدالقدیر صاحب کی اولاد بھی حافظ صاحب کی ہر بات پر لبیک کہتی تھی۔

یو۔پی کی جماعتیں عام طور پر حافظ صاحب کی تربیت یافتہ تھیں۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضؓ نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ حافظ صاحب یو۔پی کی جماعتوں کے لئے ایک ستون ہیں۔

حافظ صاحبؓ کی تمام عمر ۱۸۹۲ء سے روزِ وفات تک جماعت کی خدمت میں بسر ہوئی۔ بہت وسیع مطالعہ رکھنے والے بزرگ تھے۔ شاہجہانپور میں اُنکے مکان کے اندر اُن کی ایک بڑی لائبریری تھی۔ مخالفین کے لٹریچر اور ان کی ایک دوسرے کے خلاف کفر بازی سے حافظ صاحب پورے باخبر تھے اور وفات تک روز بروز اپنے علم میں اضافہ کرتے رہے۔ جماعت کے خلاف یا موافق جو رسالہ یا اخبار کچھ لکھتا حافظ صاحب اس سے باخبر رہتے تھے اور اس پر تنقید و تبصرہ فرماتے۔ سلسلہ کے لٹریچر کو ہمیشہ زیرِ مطالعہ رکھتے اور حوالہ جات سے آگاہ رہتے اور ان سے حوالے دریافت کئے جا سکتے تھے۔

مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ انکی چارپائی کے اردگرد چاروں طرف کتابیں، رسالے اخبار پڑے ہوتے۔ نئے سے نیا اخبار ان کے پاس پہنچ جاتا۔ ملاقاتی جو کثیر تعداد میں ہر روز آپ کے پاس آمدورفت رکھتے تھے ان سے بھی حافظ صاحب جماعت کے متعلق نئی سے نئی بات دریافت کرتے تاکہ کوئی بات ان کی نظر سے ڈھکی چھپی نہ رہے۔ اور وہ اپنے وقت پر کام آئے۔

ہزاروں نظمیں لکھیں۔ بعض طبع ہوئیں اور بعض غیر مطبوعہ رہیں لیکن انہیں اس بات کی کبھی خواہش نہیں ہوئی کہ ان کا دیوان شائع ہو۔ خاکسار نے انہیں کئی مرتبہ توجہ بھی دلائی مگر ان کی طبیعت نام و نمود سے نہ صرف بے نیاز تھی بلکہ نفور تھی۔

اب ان کے ایک عزیز مکرم سید محمد میاں صاحب ایم۔اے ساکن نوابشاہ حافظ صاحبؓ کے کلام کو جمع کر رہے ہیں اور یہ مجموعہ اردو لٹریچر میں اور فنِ شعر میں انشاء اللہ ایک گرانقدر اضافہ ہوگا۔

یاد رہے کہ جنابِ امیر کے جانشین جلیل مانک پوری ہوئے جو نظام دکن کے استاد تھے۔ استاد جلیل کی وفات کے بعد اُن کے جانشین ضمیر حسن صاحب دل ہوئے۔ حافظ صاحب کا شمار جنابِ امیر کے ان چوٹی کے شاگردوں میں ہے اور تینوں خواجہ تاشوں میں بڑی محبت اور دوستی تھی اور ایک دوسرے کے قدردان تھے اور آپس میں مراسلت رکھتے تھے۔ مقدمہ مسجد شاہجہانپور بڑا محنت طلب تھا۔ مقدمہ کے اختتام پر حافظ صاحب نے اپنے مکان پر ایک مختصر سا مشاعرہ ترتیب دیا۔ بہت سے دوست شامل ہوئے اور ضمیر حسن صاحب دل بھی اس مشاعرے میں رونق افروز ہوئے۔

حافظ صاحبؓ بہت بڑے ادیب اور شاعر تھے اور زبانِ اردو پر بے نظیر دسترس رکھتے تھے۔ علاوہ ازیں سلسلے کی تاریخ۔ روایات۔ لٹریچر اور مخالفین کے لٹریچر پر بھی عبور رکھتے تھے۔ اس لئے ہماری جماعت کے اکثر مصنف، مقالہ نگار اور مضمون نویس حافظ صاحب سے استفادہ کرتے تھے اور بہت سی تصانیف حافظ صاحب کی نظرِ ثانی کی رہینِ منت ہیں۔ نظرِ ثانی کرنے میں حافظ صاحب بڑی احتیاط برتتے تھے جس میں مندرجہ ذیل باتیں مدنظر رکھتے تھے:۔

ا۔ محاورے اور زبان کا درست استعمال۔ عبارت سلیس اور رواں ہو۔

ب۔ سلسلے کی روایات اور تاریخ کا لحاظ رکھا جائے۔

ج۔ کوئی سخت یا دل آزار بات ہو تو اس کی ترمیم و اصلاح ضرور کرتے۔

د۔ اس بات کو بھی ملحوظ رکھتے کہ پڑھنے والے پر نفسیاتی لحاظ سے کتاب یا مضمون کا کیا اثر ہوگا۔

آپ کی نظر سے گزری ہوئی تحریر ٹکسالی ہو جاتی۔ ساری عمر اس قسم کی خدمت گوشہ نشینی میں بیماری اور بڑھاپے کے باوجود بطیبِ خاطر بجالاتے اور کبھی اپنے اس کام کا اظہار کسی جگہ نہ کرتے۔ بے نفسی، بے ریائی، بے نیازی اس شمشیرِ آبدار کے جوہر تھے۔

آپ کی علمی دوستی کی ایک اور مثال عرض کرتا ہوں۔ ۱۹۴۶ء میں خاکسار کا میلان تحقیق اُمّ الالسنہ کی طرف ہوا۔ مجھے سنسکرت کی ایک ایسی لغت کی ضرورت تھی جس میں سنسکرت کے الفاظ رومن حروف ہجی میں لکھے ہوئے ہوں۔ دُور و نزدیک اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک میں نے ایسی لغت کی تلاش کی مگر مجھے دستیاب نہ ہوئی اور مَیں اس کتاب کے حاصل کرنے کے لئے بڑا بے قرار تھا۔ آٹھ سال اس تلاش میں گزر گئے اب قدرتِ خداوندی کا ایک کرشمہ دیکھئے۔

---

۹ مارچ ۱۹۵۴ء کا واقعہ ہے کہ مَیں

ایک مقدمے کی پیروی کے لئے لاہور گیا۔ حافظ صاحبؓ کی تاکید کے مطابق جب میں لاہور یا ربوہ جاتا تھا تو ان سے ملاقات کئے بغیر واپس نہیں ہوتا تھا۔ ایک دو مرتبہ جلدی کی وجہ سے اگر مجھ سے کوتاہی ہوئی تو آئندہ ملاقات میں حافظ صاحب مجھے ضرور جتاتے کہ فلاں دن فلاں وقت آپ یہاں تھے ہم سے ملاقات نہیں کی۔ ان کی اس محبت کی وجہ سے میرے لئے یہ فرض عین ہوتا تھا کہ خواہ چند منٹ کے لئے ہی ہو ان سے ضرور ملاقات کروں۔ غرض لاہور میں مقدمے کی پیشی کے بعد میں بودھامل بلڈنگ میں حافظ صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے گیا۔ میں السلام علیکم کہہ کر ابھی بیٹھا ہی تھا کہ حافظ صاحب نے فرمایا کہ ابھی ابھی آپ کے آنے سے دو منٹ پہلے ایک لڑکا ایک کتاب لایا تھا اور اسے ۱۶/- روپے میں فروخت کرنا چاہتا تھا کیونکہ ۱۵ روپے میں اس نے خود خریدی ہے۔ حافظ صاحب نے فرمایا کہ میں نے وہ کتاب اس سے لیکر رکھ لی ہے کہ شاید محمد احمد کے کام کی ہو۔ یہ کہہ کر حافظ صاحب نے وہ کتاب میری طرف بڑھائی۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کتاب جو میرے ہاتھ میں ہے وہ سنسکرت کی لغت ہے جس میں سنسکرت کے الفاظ رومن حروف تہجی میں لکھے ہوئے ہیں۔ میکسمولر کے شاگرد میکڈانل کی نہایت مستند تصنیف ہے۔ میں نے کتاب کی قیمت اسی وقت پیش کر دی۔ فردوسی کو پاستان نامہ کے ملنے سے جو خوشی ہوئی تھی میری خوشی اس کتاب کے ملنے پر اس سے کم نہ تھی ؎

جو آورد ایں نامہ نزدیک من
برافروخت ایں جان تاریک من

یہ واقعہ ہو بہو اسی طرح ہوا ہے اور مولانا روم کے اس شعر کی تفسیر یہ واقعہ ہے

کارساز ما بہ ساز کار ما
فکر ما در کار ما آزار ما

اس کے بعد گزشتہ سولہ سال میں خاکسار نے لغت مذکور کے سارے مادوں اور ان کے مشتقات کا سراغ عربی زبان تک پہنچایا اور یہ ایک ضخیم جلد ہے۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ جب خدا کو منظور ہوگا شائع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ

مقدمہ مسجد شاہجہانپور کے لئے ایک الگ مضمون درکار ہے۔ یہاں پر صرف یہ ذکر کرنا ہے کہ مدعا علیہم کا رویہ بڑا عجیب تھا۔ ہمارا گواہ اگر احمدی ہے تو اسلئے اس پر یقین نہ کرو وہ احمدی ہے۔ اور اگر ہمارا کوئی گواہ غیر احمدی ہے تو اس کا بھی یقین نہ کرو کیونکہ وہ خفیہ احمدی ہے۔ یہ دورنگی اور شتر گربگی مدعا علیہم ہمارے ہر گواہ کے متعلق بروئے کار لاتے تھے۔ بقول شخصے ؎

چت بھی میری اور پٹ بھی میری

ایک معمر شخص آغا خان نامی جو احمدی نہیں تھا ہماری طرف سے گواہ پیش ہوا اور اس نے سچی شہادت دی کہ یہ مسجد احمدیوں کی ہے۔ اس پر جرح کی گئی۔

سوال۔ بتاؤ مرزا صاحب اپنے دعاوی میں سچے تھے یا نہیں؟

جواب آغا خان: "وکیل صاحب یہ سوال اتنا سہل نہیں ہے جتنا آپ سمجھتے ہیں۔ میں کتابیں پڑھوں، سوچوں اور غور کروں تو جواب دوں۔"

اس جواب سے مخالف ششدر رہ گیا۔ دلیلش دادم۔ ذلیلش کردم ؎

تو خود را خردمند فہمیدۂ
مقامات مرداں کجا دیدۂ

حافظ صاحبؓ جلسہ سالانہ پر قادیان آتے تو میری درخواست پر واپس ہوتے ہوئے میرے پاس کپورتھلہ تشریف لے آتے۔ بڑی پر لطف رفاقت رہتی۔ کیونکہ حافظ صاحب ادیب لبیب ہونے کے علاوہ بڑے زندہ دل اور شگفتہ مزاج دوست تھے۔ جب میرے پاس ٹھہرے ہوئے ہفتہ عشرہ گزر جاتا تو فرماتے "بھائی اب ہمیں واپسی کی اجازت دیں۔" میں کہتا "حافظ صاحب یہ سوال اتنا سہل نہیں ہے جتنا آپ سمجھتے ہیں۔ سوچوں، غور کروں تو پھر بتاؤں۔" اس آغا خانی جواب سے حافظ صاحب بے اختیار ہنس پڑتے اور خوب ہنستے اور فرماتے "اچھا بھائی آپ غور کر لیں سوچ لیں پھر بتائیں میں ٹھہرے رہتا ہوں" ؎

یاد ایامیکہ باہم آشنا بودیم ما
ہم خیال و ہم صفیر و ہمنوا بودیم ما
معنی یک بیت بودیم از طریق اتحاد
چوں دو مصرعہ گرچہ در ظاہر جدا بودیم ما

مبلغین، سلسلے کے کارکن غرضیکہ جو شخص بھی سلسلے کا خدمتگذار ہو حافظ صاحب اس کی تعظیم اور قدر کرتے تھے اور اس کے خلاف کوئی بات سننا گوارا نہ فرماتے۔ اگر کسی میں کوئی کوتاہی ہو تو اسے نظر انداز فرماتے۔ تمام مبلغین کا نام نہایت عزت اور محبت سے لیتے اور ان کی کارگذاری کو اجاگر کرتے۔ حافظ صاحب کی سیرت کا یہ پہلو بہت سبق آموز ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ہر فرد کے لئے بڑا ہو یا بچہ، حافظ صاحب کے دل میں والہیت اور فداکاری کا جذبہ کارفرما تھا۔ جب احرار کی شورش ۱۹۳۵ء کے بعد زوروں پر تھی تو ایک شریر شخص نے فساد انگیزی کے لئے حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ پر یکایک راستے میں حملہ کر دیا۔ یہ قادیان کی بات ہے۔ فساد ہوتے ہوتے رُک گیا۔ اس واقعہ پر حضرت حافظ صاحب بڑے بے چین تھے اور اپنے جذبات کو نظم میں ادا کیا۔ اس کا ایک شعر یہ ہے ؎

اے خون بہت کھول چکا بس اب اُبل جا
اے جان تو کس دن کیلئے ہے یہ بتا دے

یہ شاہ بیت قال نہیں بلکہ حال ہے اور یہ وہ رجز ہے جہاں شاعر اپنا کلیجہ باہر نکال کر رکھ دیتا ہے اور جاں نثاری کے جذبات اُبھر آتے ہیں۔

احرار کی شورش کے ایام میں ہی اس شورش کے متعلق سِرّ دلبراں در حدیث دیگراں — کے طور پر نظموں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ بہت دردناک نظمیں تھیں۔ مقطع میں سخن گسترانہ دعوت تھی ؎

مظہر و گوہر کہاں ہیں صادق و بسمل کہاں
آج پھر مختار ہے محو بیان اہل درد

اس دعوت پر نظموں کا ایک سلسلہ اسی قافیہ اور ردیف میں الفضل میں شائع ہوتا رہا۔ گویا احرار کے خلاف یہ ایک مشاعرہ کی محفل تھی جو حافظ صاحب کے طرح دینے پر الفضل میں منعقد ہوئی۔ استاذی المخدوم مولانا بسمل نے سینکڑوں شعر اس طرح میں سپرد قلم فرمائے۔ اور حق بات یہ ہے کہ بسمل صاحب کا ہر شعر مضمون کو ختم کر دینے والا اور نقطۂ عروج پر پہنچا ہوا تھا۔ اس وقت حضرت بسملؓ کی عمر سو سال کے قریب تھی لیکن کلام میں ایسا زور و شور اور آب و تاب تھی کہ اس کی مثال ملنا محال ہے۔

حافظ صاحب بسمل صاحبؓ کے اشعار سے بے حد متاثر تھے اور فرماتے کہ ہم نے بے شک اپنی نظموں میں بہت زور مارا ہے مگر ہم کیا کوئی اور بھی بسمل صاحب کے کلام کی بلندی تک نہیں پہنچ سکتا۔ ایک شعر خاص طور پر ذکر فرماتے کہ یہ مضمون بسمل کے سوا کسی اور کو نہیں سوجھ سکتا تھا ؎

طالباں را رسانند جذب تا بام وصال
برتر است از ہر دو عالم نردبان اہل درد

اسی قسم کے اور اشعار بسمل صاحبؓ کے تھے جو فن شعر میں کمال کو ظاہر کرتے تھے۔

مخدومی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے حافظ صاحب کو بڑی محبت تھی اور جناب چوہدری صاحب بھی اس بات سے متاثر رہے۔ اور جب آپ یورپ سے واپس آتے تو حافظ صاحب کی ملاقات کے لئے ضرور تشریف لے جاتے۔ اور یہ معمول اور وضعداری ہمیشہ قائم رہی۔ حافظ صاحب ان ملاقاتوں سے مسرور اور ممنون ہوتے ؎

چہ خوش است از دو یکدل سر حرف باز کردن

(باقی)

اجتماع انصار اللہ ضلع جہلم

مجالس انصار اللہ ضلع جہلم کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ان کا تربیتی اجتماع مورخہ ۲۹ ظہور/ اگست بروز ہفتہ جہلم شہر میں منعقد ہو رہا ہے جس میں علمائے کرام تشریف لاکر انصار سے خطاب فرمائیں گے۔ مجالس کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ انصار کو اس اجتماع میں شمولیت کے لئے بھجوائیں۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان

توجہ فرمائیں!

مورخہ ۲ تا ۸ تبوک (ستمبر) مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام "عظیم الشان پروگرام نمبر ۱" کے تحت "ہفتہ مال وقف جدید" منایا جا رہا ہے۔ آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی جماعت کی مجلس اطفال کو اس پروگرام پر پوری طرح عملدرآمد کروانے کی کوشش فرمائیں۔ آپ کے تعاون سے ہی آپ کی جماعت کے بچے سبقت لے جائیں گے۔

سیکرٹری مال وقف جدید
مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ

صدقہ و خیرات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں! (ناظر بیت المال آمد)

میڈیکل کالجوں میں داخلہ لینے والوں کیلئے ضروری معلومات

مکرم طاہر احمد صاحب لاہور

الیف ایس سی کے نتیجہ نکلنے کے بعد میڈیکل کالج کے پرنسپل داخلہ کی درخواستیں مانگنے کے لئے اخبارات میں باقاعدہ اشتہار دیتے ہیں۔ میڈیکل کالج میں داخلہ کے لئے مختلف علاقوں کو مختلف کالجوں سے مخصوص کر دیا گیا ہے سرگودہا لاہور۔ سیالکوٹ۔ شیخوپورہ گجرات۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ کیمبلپور اور لائل پور اضلاع کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے مختص ہیں۔ ربوہ ضلع جھنگ میں ہے اسلئے یہ علاقہ نشتر میڈیکل کالج ملتان میں ہے۔ کسی حلقہ کا ڈومی سائل رکھنے والا صرف اپنے حلقہ کے میڈیکل کالج میں درخواست دے سکتا ہے۔ درخواست کے ساتھ ڈومی سائل میٹرک سرٹیفکیٹ اور الیف ایس سی کے تفصیلی نمبروں کی صرف نقول دینی ہوتی ہیں۔

لاہور کے میڈیکل کالج میں کل ۴۵۰ لڑکوں کو داخلہ دیا جاتا ہے اور اس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ جنرل

نمبروں (MERIT) کے لحاظ سے (دیہاتی اور شہری دونوں) لڑکوں کیلئے سیٹیں ۲۶۹

(ر) لڑکیوں کے لئے سیٹیں = ۱۸۰

اس کے علاوہ

صرف دیہاتی لڑکوں کے لئے سیٹیں = ۲۰

صرف دیہاتی لڑکیوں کے لئے " = ۵

اقلیت = ۲

۲۔ مخصوص سیٹیں

ڈاکٹروں کے بچوں کیلئے = ۵

غیر ملکی امیدوار = ۱۵

مشرقی پاکستان = ۲

افواج پاکستان کے بچوں کیلئے = ۳

گلگت۔ آزاد کشمیر اور بلتستان = ۳

شمالی وزیرستان اور بنوں ضلع کے قبائلی علاقے = ۲

جنوبی وزیرستان ایجنسی اور ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن کے قبائلی علاقے = ۱

ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کے بچوں کے لئے = ۱

(ڈاکٹروں کے علاوہ)

۳۔ NON TAGGE = ۱۳

دیہات اسی جگہ کو سمجھا جاتا ہے جہاں کی آبادی ۱۹۶۱ کی مردم شماری کے مطابق ۲۵ ہزار سے کم ہے۔

جن طلباء کو ان سیٹوں میں کسی میں بھی داخلہ نہیں ملتا۔ ان کو دوسرے کالجوں میں بھیجا جاتا ہے۔ اور دوسرے کالج کے طلباء کو یہاں داخلہ دیا جاتا ہے تاکہ پاکستان کے مختلف علاقوں کے لوگوں کا آپس میں میل جول بڑھے اس سلسلہ میں درخواست داخلہ میں ایک کالم ہوتا ہے کہ اگر آپ کو اس کالج میں داخلہ نہ ملے تو آپ اور کن کالجوں میں داخلہ لینے کو ترجیح دیں گے۔ ترجیح کے لحاظ سے ترتیب وار مختلف میڈیکل کالجوں کے نام لکھنے ہوتے ہیں۔ لڑکیوں کو دوسرے علاقہ میں نہیں بھیجتے۔

گذشتہ سال نمبروں کے لحاظ سے ۶۸۰ نمبر والے لڑکے کو اور ۶۹۰ نمبر والی لڑکی کو داخلہ مل گیا تھا۔ اسکے علاوہ بہاولپور کی ایک دیہاتی لڑکی کو ۵۶۵ نمبروں کے باوجود دیہات کی سیٹ پر داخلہ مل گیا۔ اسی طرح لڑکوں کو بھی مخصوص سیٹوں پر کم نمبروں کے باوجود داخلہ مل گیا۔

درخواستوں کی وصولی کے بعد کالج کا پرنسپل جتنے لڑکوں کو داخلہ دینا ہوتا ہے اس سے ۱۳٪ زیادہ لڑکوں کو انٹرویو کے لئے بلاتا ہے۔ انٹرویو میں سرٹیفکیٹوں کی اصل کاپیاں دکھانی ہوتی ہیں۔ انٹرویو کے بعد میڈیکل ٹیسٹ ہوتا ہے۔ موخرالذکر دونوں چیزوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ یہ کوئی اکیڈمی میں کمپٹیشن نہیں مل رہا ہوتا کہ سختی ہو بلکہ انٹرویو میں تو صرف یہ پوچھتے ہیں۔ آپ کا نام — خاص شہر کے رہنے والے ہیں یا دیہات کے۔ میٹرک میں نمبر وغیرہ۔

F.S.C میڈیکل کو پہلے داخلہ دیا جاتا ہے۔ اور B.Sc کو بعد میں ترتیب یہ ہے۔

۱۔ FSc میڈیکل فسٹ ڈویژن

۲۔ B.Sc (FSc میڈیکل کے مضامین میں پاس ہو) فسٹ ڈویژن

۳۔ F.Sc میڈیکل سیکنڈ ڈویژن

۴۔ B.Sc. سیکنڈ ڈویژن

وغیرہ وغیرہ۔

فرسٹ ڈویژن ۶۰٪ نمبروں سے اوپر اور سیکنڈ ڈویژن ۴۵٪ نمبروں سے اوپر نمبر رکھنے والوں کی متصور ہوگی۔ چاہے ان کے بورڈ کے لحاظ سے ڈویژن کچھ اور ہو۔ جس امیدوار نے میٹرک میں فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہوگی۔ اس کے F.Sc کے حاصل کردہ نمبروں میں پانچ نمبر جمع کئے جائیں گے۔

جس امیدوار نے میٹرک پاس کرنے کے تین سال بعد F.Sc پاس کی ہے اس کے پانچ نمبر کاٹ لئے جاتے ہیں۔ جس نے چار سال بعد اس کے ۱۰ نمبر۔ اسی طرح ہر سال کے ۵ نمبر چاہے ایسا فیل ہونے کی وجہ سے ہو یا امتحان نہ دینے کی وجہ سے۔ F.Sc. ضروری نہیں کہ کالج میں داخل ہو کر پاس کی ہو۔ بے شک پرائیویٹ طور پر پاس کی ہو۔ یہ نمبروں کی کمی بیشی ڈویژن پر اثر انداز نہ ہوگی۔

فیسیں

تمام سال کی فیس یکمشت لی جاتی ہے۔

سال اول = ۴۳۷ روپے سالانہ

سال دوم = ۲۷۲ روپے

سال سوم = ۳۱۳ روپے

سال چہارم اور پنجم = ۲۴۸ روپے

کتابوں پر بھی تقریباً پہلے سال ۲۰۰/- روپے خرچ ہوتے ہیں۔ اگر ہوسٹل میں رہا جائے تو ۲۷۲/- روپے ہوسٹل کے واجبات کے طور پر ادا کرتے ہوتے ہیں اور ۱۲۰/- روپے بطور سکیورٹی جمع کرانے ہوتے ہیں جو بعد میں واپس مل جاتے ہیں کھانے اور نوکر کا خرچ اس کے علاوہ ہے۔

سکالرشپ

۱۔ محکمہ تعلیم اچھے نمبروں والوں کو وظیفہ دیتا ہے

۲۔ سہگل فاؤنڈیشن بھی میڈیکل کالج کے طلباء کو وظیفہ دیتا ہے لیکن بہت زیادہ نمبر والوں کو

۳۔ کالج ۱۲ طلباء کو ایک ہزار روپے سالانہ اس شرط پر سکالرشپ دیتا ہے کہ M.B.B.S کرنے کے بعد محکمہ صحت کی پانچ سال ملازمت بطور میڈیکل آفیسر یا اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر کرنی ہوگی۔

آخرالذکر وظیفہ حاصل کرنے والے چونکہ تھوڑے ہوتے ہیں اسلئے ہر کوئی حاصل کر سکتا ہے۔ اس میں سے ۴۰٪ آسان قسطوں پر واپس کرنا ہوتا ہے

سال اول اور دوم میں ANATOMY اور PHYSIOLOGY پڑھائی جاتی ہے۔ پہلے دو سال بعد اور پھر تیسرے سال کے آخر پر یونیورسٹی امتحان لیتی ہے گورنمنٹ پرنٹنگ پریس سے پراسپکٹس حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ان کی قیمت تقریباً ۲.۵۰ روپے ہے اور اس میں داخلہ فارم بھی ہوتا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

احمدی والدین سے گذارش

احمدی والدین کا ایک بہت بڑا فرض یہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ خلیفہ وقت کے ہر حکم پر فوراً عمل کرنے والے ہوں چنانچہ حضور کا تاکیدی ارشاد ہے کہ سب احمدی بچے سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات زبانی یاد کریں۔ والدین کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو حضور کے اس حکم پر فوری طور پر عمل کروائیں۔

مہتمم اطفال

خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ
میں
پانچ سو روپیہ وعدہ کرنیوالے مخلصین

مشرقی پاکستان

محترم شیخ محمد اسحاق صاحب ڈھاکہ
〃 سید محمد اطہر عالم صاحب 〃
〃 ابداء الدولی بیگم 〃
〃 ایس ایم سراج الحق صاحب 〃
محترمہ فرحت بیگم اہلیہ بشیر احمد صاحب سہگل 〃
مکرم علی قاسم چوہدری منجانب
حمیدۃ النساء مرحومہ والدہ خود } 〃
〃 قاسم علی خان صاحب 〃
〃 رے اعظم صاحب 〃
〃 کھنڈکر محمد صلاح الدین صاحب 〃
〃 منظور علی صاحب راجشاہی
〃 ایس۔ ایم۔ رحمان منجانب ولی الدین تیج گاؤں
〃 مولوی ایم لے رشید صاحب 〃 〃
〃 〃 عبید الرحمان صاحب 〃 〃
〃 اہلیہ مکرم محمد نظام الدین صاحب چاٹگانگ
〃 جعفر احمد سہگل کھلنا
〃 سلیم الدین احمد 〃
〃 حمزہ امیر علی صاحب
معلم وقف جدید } کافورہ
مکرم محمد اسحاق صاحب منجانب
والدین چاٹگانگ
〃 اے۔ کے۔ ایم نور الدین
منجانب والدین } 〃 〃
〃 عبد العزیز کمیلا 〃 〃
〃 میر مبارک احمد صاحب 〃 〃
〃 غلام احمد خان صاحب
منجانب عبد اللطیف صاحب } 〃 〃

لاہور شہر و چھاؤنی

محترمہ رشیدہ مشتاق ملک صاحبہ منجانب
برادر طاہر احمد صاحب مرحوم
مکرم اظہر احمد صاحب ملک منجانب والد ملک
بہادر خان صاحب
محترمہ بیگم نقی صاحبہ لاہور چھاؤنی
مکرم شیخ محمد سعید صاحب مع اہلیہ صاحبہ 〃 〃
〃 مرزا محمد رفیق صاحب اسلامیہ پارک
〃 غلام نبی صاحب لون بھاٹی گیٹ
اہلیہ غلام نبی صاحب لون 〃 〃
〃 ملک منظور احمد صاحب سمن آباد
〃 چوہدری سلطان احمد صاحب 〃 〃
〃 〃 عبد الحق صاحب 〃 〃
〃 〃 فیض احمد صاحب 〃 〃

مکرم حکیم محمد جمیل صاحب
〃 〃 عبد الرحیم صاحب
〃 میاں محمد یحییٰ صاحب نیلا گنبد
〃 عبد الوحید صاحب سلیم ایڈووکیٹ
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری حمید احمد صاحب
مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب
〃 خلیل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن
〃 〃 منجانب والد میاں محمد صاحب 〃
〃 〃 〃 〃 والدہ میاں نبی بی صاحبہ 〃
〃 مولانا محمد عثمان خان صاحب
〃 میاں عبد اللطیف صاحب
بذریعہ میاں عبد الماجد صاحب
〃 ڈاکٹر احسان علی صاحب
〃 شیخ غلام نبی صاحب بک بائینڈر
〃 ڈاکٹر محمد شفیق صاحب
اہلیہ ڈاکٹر محمد شفیق 〃 بھاٹی گیٹ
〃 ملک مقصود احمد صاحب 〃 〃
〃 〃 عبد الحفیظ صاحب 〃 〃
جماعت احمدیہ سنت نگر
〃 داؤد احمد صاحب بٹ
〃 میاں سعید احمد صاحب
〃 علی محمد صاحب کیپٹل پارک
〃 ملک محمد صدیق صاحب مع اہلیہ باغبانپورہ
〃 ملک بشارت احمد صاحب
〃 منظور کرشن صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور
محترمہ بیگم اختر صاحبہ مزنگ 〃
〃 والدہ شیخ ریاض محمود صاحب سلطانپورہ
〃 اہلیہ صاحبہ شیخ ریاض محمود 〃 〃
مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب سنت نگر
اہلیہ ملک عبد اللطیف صاحب شکرگڑھی 〃
والدہ 〃 〃 〃 〃
〃 محمود احمد خان صاحب 〃
محترمہ اہلیہ صاحبہ محمود احمد خان صاحب 〃
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب جنجوعہ
ناصرہ بیگم اہلیہ میجر عزیز احمد بھٹی
معہ خاوند مرحوم و بچگان } 〃
مکرم مرزا عبد الکریم صاحب اسلامیہ پارک 〃
〃 ملک عنایت اللہ سلیم 〃 〃
〃 اختر احمد صاحب چیمہ مصری شاہ 〃
〃 میجر زین العابدین صاحب لاہور چھاؤنی
〃 مبارک احمد صاحب شادباغ
〃 ملک افتخار احمد صاحب 〃 〃
〃 شریف احمد صاحب ٹھیکیدار 〃
〃 شیخ عبد المجید صاحب 〃

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس کا داخلہ آرٹس اور سائنس مضامین) شروع ہے۔ جو کہ ۱۹ اگست سے ۲ ستمبر تک -/۱۰ روپے لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ انٹرویو کے موقع پر ہمراہ لادیں (فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر جامعہ نصرت سے مل سکتے ہیں۔

سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے امتحان پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے مائیگریشن سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

قائدین اضلاع توجہ فرمائیں

مورخہ ۲ تا ۸ ستمبر (ستمبر) مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام عظیم الشان پروگرام نمبر ۱ کے تحت ہفتہ مال وقف جدید" منایا جا رہا ہے مہربانی فرما کر اپنے دورہ جات کے ذریعہ اور خطوط کے ذریعہ بھی مجالس کو اس پروگرام پر عمل درآمد کروانے کی کوشش فرمائیں۔

(سیکرٹری مال وقف جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت دہم کے طلبا کیلئے
ایک ضروری اعلان

جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا۔ جماعت دہم کے طلباء مورخہ ۱۵ اگست سے حاضر ہو کر باقاعدہ تعلیم میں مشغول ہیں۔ لیکن چند ایک طلباء ابھی تک حاضر نہیں ہوئے انہیں اس اعلان کے ذریعہ پھر تاکید کی جاتی ہے کہ وہ فوراً سکول میں حاضر ہوں۔ ورنہ اپنے نقصان کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بھائی مکرم سید خلیل ارتضیٰ علی صاحب مقیم لندن ابن سید ارتضیٰ علی صاحب لکھنوی مرحوم کا نکاح ہمراہ محترمہ طاہرہ خان صاحبہ بنت مکرم احسان اللہ خان صاحب مورخہ ۱۴ اگست بروز جمعہ مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کراچی نے مبلغ دس ہزار حق مہر پر احمدیہ ہال میں پڑھا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ سید خلیل ارتضیٰ علی صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی کے لڑکے اور محترمہ طاہرہ خان صاحبہ محترم حضرت محمد ابراہیم خان صاحب صحابی کی پوتی ہیں

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے

سید ناصر ارتضیٰ علی
الحمراء۔ ۱۲ کلفٹن روڈ۔ کراچی ۵

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان اسیکرٹری صاحبان مال اسیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۱۴۴

میں چوہدری فضل احمد ولد چوہدری شیر محمد صاحب قوم جٹ پیشہ وکالت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لیہ ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- ۱۰ مرلہ زمین سفیدہ مالیتی -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری فضل احمد ایڈووکیٹ لیہ ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد۔ عزیز احمد خاں انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد۔ چوہدری عبد الرب ایڈووکیٹ سیکرٹری مال لیہ ضلع مظفر گڑھ۔

مسل نمبر ۲۰۱۴۵

میں نذیر بیگم زوجہ چوہدری فضل احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لیہ ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ (بصورت زیور)
-/۱۲۰۰ روپے (یہ زیور چوری ہو گیا ہے)
۲- زیور طلائی ۲ تولے ۵ ماشے مالیتی -/۲۹۰ روپے
۳- ایک گھڑی طلائی " -/۱۰۵ روپے
۴- ایک سلائی مشین " -/۲۲۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۶ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ نذیر بیگم زوجہ چوہدری فضل احمد صاحب ایڈووکیٹ ساکن لیہ ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد۔ عزیز احمد خان انسپکٹر بیت المال گواہ شد۔ چوہدری فضل احمد ایڈووکیٹ لیہ ضلع مظفر گڑھ۔

مسل نمبر ۲۰۱۴۶

میں حبیبہ بیگم زوجہ سیٹھ محمد الدین صاحب قوم بھنگو جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے
۲- زیور طلائی ۴½ تولے مالیتی -/۹۷۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ حبیبہ بیگم دار الرحمت غربی ربوہ گواہ شد۔ سیٹھ محمد الدین (خاوند موصیہ) دار الرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد۔ مستری عبد الستار دار الرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۱۴۷

میں دانو بیوہ میاں نظام الدین صاحب قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر وصول شدہ -/۶/ ۳۲ روپے
۲- ایک گائے مالیتی -/۳۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ:- دانو بیوہ میاں نظام الدین کارخانہ بھائیاں والا۔ اوکاڑہ۔ ضلع ساہیوال۔

گواہ شد:- محمد شریف سیکرٹری وصایا اوکاڑہ۔

گواہ شد:- غلام محمد (پسر موصیہ) اوکاڑہ

مسل نمبر ۲۰۱۴۸

میں امۃ الباری بنت عزیز اللہ صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۳/۱۰ ای۔ بی ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰/۴/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک جوڑی بالیاں مالیتی -/۱۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ:- امۃ الباری چک ۹۳/۱۰ ای۔ بی عارف والا ضلع ساہیوال

گواہ شد:- خضر حیات برادر موصیہ

گواہ شد:- عزیز اللہ ۹۳/۱۰ ای۔ بی ضلع ساہیوال

مسل نمبر ۲۰۱۴۹

میں چانن خان ولد نجیب اللہ خان صاحب۔ قوم افغان پیشہ × عمر ۷۰ سال بیعت مارچ ۱۹۱۸ء ساکن دار النصر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک عدد مکان پختہ مالیتی -/۱۱۵۰۰ روپے
۲- امانت ذاتی خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ -/۴۷۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- چانن خان C/O خلیل پولٹری فارم ربوہ۔

گواہ شد:- سعید اللہ خان ایم۔ اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد:- عبد الرشید دار الیمن ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا چودھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۱، ۱۲ و ۱۳ ستمبر (تبوک) ۱۳۴۹ھش ۱۹۷۰ء بروز جمعہ ہفتہ و اتوار بمقام مارٹن روڈ گراؤنڈ ہوٹل کراچی منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی کا بھی اجتماع ہوگا۔ اس سہ روزہ اجتماع میں خدام اور اطفال کے لئے علمی اور جسمانی مقابلہ جات بھی منعقد ہونگے کراچی کے تمام خدام سے گذارش ہے کہ وہ اس اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکات سے فائدہ حاصل کریں اطفال کو بھی زیادہ سے زیادہ شامل کریں دیگر مجالس خاص طور پر سندھ کے قائدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے خدام کو اس اجتماع میں شمولیت کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

ہفتہ تحریکِ جدید کس طرح منایا جائے؟

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں

(۱) تحریکِ جدید کے جلسے

"پچھلا ہفتہ تحریکِ جدید کا ہفتہ تھا۔ اتوار کے دن ساری جماعتوں یا اکثر جماعتوں نے اپنی اپنی جگہ جلسے کئے اور تحریکِ جدید کے مختلف مقاصد کے متعلق لیکچر دیئے۔"

(۲) جلسوں کا نتیجہ

"اگر تو اِن جلسوں سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ جماعت کے ان لوگوں نے جنہوں نے ابھی تک وعدے ادا نہیں کئے تھے انہوں نے وعدے ادا کر دیئے ہیں تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جماعت کے اندر ہوشیاری اور بیداری پیدا ہو گئی ہے۔"

(۳) رپورٹوں پر تبصرہ

"اِن رپورٹوں میں سے جو میرے پاس آئی ہیں بعض ایسی بھی ہیں جو بہت خوشکن ہیں جماعت کے دوستوں کو بُلا کر ان پر زور دیا گیا ہے کہ وعدے ادا کرو۔۔۔ لیکن نصف کے قریب رپورٹیں ایسی ہیں جن میں صرف قلم سے لکھ دیا گیا ہے کہ دھواں دھار تقریریں کی گئیں لیکن نہ ان میں دھواں تھا نہ دھار تھی۔"

(بحوالہ الفضل ۱۶ تبوک (ستمبر ۵۱ء) صہ ۳)

عہدیدارانِ جماعت کے لئے اِن ارشادات میں مکمل راہنمائی پائی جاتی ہے کہ تحریکِ جدید کا ہفتہ کس طرح منانا چاہیئے۔ ان کی روشنی میں ماہ تبوک (ستمبر) میں ہفتہ تحریکِ جدید منا کر اپنی مساعی جمیلہ سے دفتر ہذا کو باخبر رکھیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

(۱) لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع امسال بھی انشاء اللہ اکتوبر کے مہینہ میں ہوگا۔ اس کے ابتدائی انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ تمام لجنات ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے جلد از جلد اجتماع کا چندہ بھجوا دیں اس وقت تک بہت کم لجنات کی طرف سے مذکورہ بالا چندہ وصول ہوا ہے۔

(۲) اجتماع کے موقع پر منعقد ہونیوالی شوریٰ کے لئے تجاویز جلد از جلد بھجوا دیں تاکہ ایجنڈا مرتب کیا جا سکے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانِ داخلہ
طبّیہ کالج ربوہ

احباب کو علم ہوگا کہ گزشتہ دو سال سے ربوہ میں طبیہ کالج کا اجراء ہو چکا ہے اب نئے سال کا داخلہ ۲۵ اگست ۱۹۷۰ء سے شروع ہے۔ یہ ادارہ گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے۔ کورس چار سالہ ہے۔ معیار داخلہ میٹرک ہے۔ قابل اساتذہ، بہترین ماحول اور تعلیم، ہوسٹل کا باقاعدہ انتظام ہے۔ اخراجات کالج اور ہوسٹل واجبی۔ طب سے شغف رکھنے والے احباب کے لئے بہترین موقع ہے مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس دفتر کالج سے مفت حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(پرنسپل کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

ہفتہ تحریکِ جدید اور انصار اللہ

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان میں تحریکِ جدید کا ہفتہ ماہ تبوک (ستمبر) میں (یکم تا ۷ تبوک) منایا جا رہا ہے۔ الفضل کے مطالعہ سے انصار اللہ اس کی تفصیل سے آگاہ ہو چکے ہوں گے۔ چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۶۸ء سے انصار اللہ کو تحریکِ جدید سے تعاونِ خصوصی کے لئے مکلّف فرمایا ہوا ہے اس لئے جملہ مجالس انصار اللہ کا فرض ہے کہ اس ہفتہ میں مقامی جماعت سے بھرپور تعاون کریں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ کا یہ ارشاد مستحضر رکھا جائے۔ فرمایا:۔

"آئندہ نسل کے دل میں خدمتِ اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ تیز کریں۔"

اس سلسلہ میں انصار اللہ کی طرف سے جس رنگ میں بھی خدمات سرانجام دی جائیں ان کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ میں درج کر کے قیادت ہذا کو باخبر رکھا جائے۔ اللہ تعالےٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

(قائد تحریکِ جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اجتماع انصار اللہ ضلع خیرپور

محترم قائمقام نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی منظوری سے مجالس انصار اللہ ضلع خیرپور صوبہ سندھ کا تربیتی اجتماع مورخہ ۱۱-۱۲ تبوک (ستمبر) بروز جمعہ و ہفتہ بمقام گوٹھ غلام محمد منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع سے خطاب کرنے کے لئے علمائے کرام تشریف لائینگے مجالس سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں دوستوں کو اس اجتماع میں شمولیت کے لئے بھجوائیں تاکہ وہ اس اجتماع کی برکات سے مستفیض ہو سکیں۔

(قائمقام قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

ڈیڑھ سال سے میرا گلا بیٹھا ہوا ہے۔ پاکستان اور انگلینڈ میں بہت علاج کرائے مگر آرام نہیں آیا۔ دوست میری صحت کے لئے دعا فرماویں۔ نیز میرے بیٹوں کلیم اللہ اور محمد سلیم کے ہاں کوئی اولادِ نرینہ نہیں ہے دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص رحم سے ان کو نیک اولادِ نرینہ عطا فرمائے۔ آمین (غلام محمد۔ لنڈن)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے (مینجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴